ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 03 No. 02. April-June 2025.Page#.2319-2326
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Solutions to contemporary domestic problems: In the light of the family system of the Prophet Muhammad (peace be upon him)

عصرِ حاضر کے گھریلو مسائل کا حل: سیرتِ نبوی ﷺ کے خاندانی نظام کی روشنی میں

Sidra Sharaft
Scholar (MPhil), Department of Islamic Studies
Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan
Associate Professor Dr. Naseem Akhter*
Department of Islamic Studies
Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan
Corresponding Author Email: khtr_nsm@yahoo.com

Abstract

The family system is one of the most fundamental and oldest institutions of human social life. It is a social structure in which individuals are connected through blood relations, marital ties, or legal bonds. The family not only fulfills the physical, emotional, and social needs of individuals but also plays a vital role in the continuation of civilization, transmission of moral values, and character development. From an Islamic perspective, the family is the foundation of society. The Qur'an and Sunnah emphasize the formation of families, their rights and responsibilities, and the importance of order and discipline within the household. A strong and well-organized family system is essential for a peaceful, ethical and welfare, and welfare-oriented society.

In the modern age, human beings have made astonishing progress in science, technology, and social fields. However, despite this progress, modern man is suffering from mental, physical, and spiritual discomfort. Despite advancements in medical science and marriage counseling, he has failed to achieve real peace and happiness. Behind this apparent progress lies spiritual emptiness and moral decline, which have deeply affected the family system. The western family system, based on individual freedom and materialism, has distanced humans and traditional family values .it has weekend relationship, especially the bond between parents and children causing emotional and moral damage. The sense of obedience, respect for elders and commitment to mutual responsibilities is disappearing .as a result divorce rates have increased and modern lifestyle have shaken the very foundation of the family structure. Modern challenges have shaken the foundation of the family system, leading to issues such as rising divorce rates ,disobedience among children and weakling of relationships between parents and children. These problems are growing rapidly. The complete solution to these issues lies in the teachings of Islam. The life of the Prophet Muhammad ﷺ and his noble traditions present a comprehensive and well balanced family system. This system ensures he protection of human values, religion and a progressive and moral society

Keywords: *Family, Need and Importance of Family, Islamic family system, Modern Family System and Contemporary Challenges.*

خاندان کا تعارف:

خاندان کا لفظ "خانہ "اور" دان" کے ملاپ سے بنا ہے، جس کا مطلب ہے نسل، قبیلہ، گھرانہ اور کنبہ۔ اردو میں اس کی جمع "خاندان" اور "خاندانوں" ہے۔[1]

خاندان ایک ایسی سماجی اکائی (Social Unit) ہے جو خون، نکاح اور قانونی رشتے سے جڑے افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔ مختلف مفکرین نے خاندان کی تعریف اپنے اپنے انداز میں کی ہے۔

1 خالد علوی اپنی کتاب "اسلام کا معاشرتی نظام" میں لکھتے ہیں کہ خاندان کا انگریزی مترادف "Family" ہے جو لاطینی زبان کے لفظ سے اخذ کیا گیا ہے۔ بنیادی طور پر یہ والدین، اولاد اور غلاموں کے گروپ کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی سے معاشرتی زندگی کی وسیع تر شکل کو سمجھا جاتا ہے[2]۔

2 Meyer F. Nimkoff نے اپنی کتاب "Marriage and Family" میں خاندان کو ماں، بچوں اور بہن بھائیوں کے درمیان خون کے رشتے پر مبنی تنظیم قرار دیا ہے، جو شوہر اور بیوی کے ازدواجی تعلقات کے بجائے ان رشتوں کے گرد گھومتی ہے[3]۔

3 اسامہ شعیب علیگ نے "مشترکہ خاندانی نظام اور اسلامی نقطہ نظر" میں بیان کیا ہے کہ "An Essential English Dictionary" کے مطابق خاندان ان لوگوں کے مجموعے کو کہا جاتا ہے جو آپس میں تعلق رکھتے ہیں، خاص طور پر والدین اور بچوں پر مشتمل گھر[4]۔

4 ارسطو اپنی کتاب Aristotle Politics میں کہتے ہیں کہ خاندان ایک ایسا ادارہ ہے جو فطرت نے انسان کی روزمرہ ضروریات کی تکمیل کے لیے قائم کیا ہے[5]۔

5 ابو جعفر النحاس کے مطابق خاندان عربی میں "اسرہ" کہلاتا ہے جس کا مطلب ہے "باپ کی طرف سے قریبی رشتہ دار"۔ فارسی میں اسے "خانوادہ" کہا جاتا ہے جبکہ انگریزی میں "Family" کا لفظ مستعمل ہے[6]۔

خاندان کا آغاز:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴾ [7]

"اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کرکے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناتے توڑنے سے بھی بچو بیشک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے"۔

انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ وہ معاشرتی زندگی گزارے، کیونکہ تنہائی اور علیحدگی اس کی طبیعت کے خلاف ہے۔ تاریخ کے ہر دور میں انسان نے معاشرتی ربط کو اہمیت دی ہے اور خاندانی نظام کو وجود بخشا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمایا، پھر انہی کی جانب سے حضرت حواء علیہا السلام کو پیدا کیا، اور ان دونوں مقدس ہستیوں کے ذریعے نسلِ انسانی کا سلسلہ جاری ہوا[8]۔

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تمام انسانیت کے جدِ امجد حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمایا، پھر انہی سے حضرت حواء علیہا السلام کو وجود بخشا۔ ان دونوں مقدس ہستیوں کے مبارک تعلق سے نسلِ انسانی پھیلی اور زمین پر خاندانوں کا ایک وسیع سلسلہ وجود میں آیا۔

ڈاکٹر حافظ حسین اذہر نے اپنے پی ایچ ڈی مقالہ **"اسلامی اجتماعیت میں خاندان کا کردار"** میں خاندان کی تاریخ کے حوالے سے مشہور مستشرق **فریڈرک اینگلز (Friedrich Engels)** کا ایک اہم قول نقل کیا ہے۔ اینگلز کے مطابق:

"قدیم دور میں خاندان کا آغاز محدود دائروں سے ہوا۔ پہلے یہ رشتے قبیلے تک محدود تھے، جہاں دو متضاد گروہ (مثلاً رشتہ دار اور غیر رشتہ دار) موجود تھے۔ پھر یہ دائرہ وسیع ہوتا گیا اور دور دراز کے رشتے دار بھی شامل ہونے لگے۔ بالآخر شادی کے ذریعے جڑے ہوئے افراد بھی اپنے اپنے گھرانوں میں بٹ گئے، یہاں تک کہ صرف شوہر اور بیوی کا جوڑا باقی رہ گیا۔ یہ ایک ایسا بنیادی اکائی (مالیکیول) ہے جس کے ٹوٹنے سے پورا خاندانی ڈھانچہ منتشر ہو جاتا ہے۔"[9]

خاندان کی ضرورت واہمیت قرآن وحدیث کی روشنی میں:

اسلام نے خاندان کو بہت مضبوط اور متوازن نظام دیا ہے جو معاشرے کی بنیاد ہے۔ مغربی معاشروں میں خاندانی نظام کے زوال کی بڑی وجہ ناجائز تعلقات اور طلاق کی بڑھتی شرح ہے، جبکہ اسلام نے شادی کو پاکیزہ رشتہ قرار دیا اور میاں بیوی کے حقوق واضح طور پر بیان کیے۔

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾ [10]۔

"اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم آرام پاؤ اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی یقین اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں"۔

﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ ﴾[11]

"روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں سے جماع تمہارے لئے حلال کیا گیا ہے وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو"۔

خاندانی نظام کے تمام دائروں میں ایک احترام اور پاکیزگی کی جھلک نظر آتی ہے میاں بیوی کے درمیان محبت والفت سے ایک پائیدار خاندانی نظام تیار ہوتا ہے اور اس سلطنت میں عورت کو امتیازی حقوق حاصل ہوتے ہیں اس خاندانی نظام میں عورت اپنے شوہر کی عزت وآبرو کی محافظ اور اولاد کی تربیت کی ضامن ہوتی ہے اور اس طرح مرد اور عورت کی باہمی پیار ومحبت سے ایک خاندانی نظام مضبوط اور مستحکم ہوتا چلا جاتا ہیں[12]۔

خاندانی نظام کی اہمیت کے بارے میں متعدد احادیث نبوی موجود ہے جو اسکی بنیاد، مضبوطی اور افراد خانہ کے حقوق وفرائض کی وضاحت کرتی ہے۔

﴿عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَ﴾ [13]۔

"ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں اور جب تم میں سے کوئی مر جائے تو اسے خیر باد کہہ دو، یعنی اس کی برائیوں کو یاد نہ کرو"۔

﴿عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ؟ قَالَتْ: «كَانَ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ» [14]﴾

" اسود نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے کام کاج کرتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لئے مسجد تشریف لے جاتے تھے"۔

اسلام نے خاندانی نظام کو نہایت مضبوط بنیادوں پر استوار کیا ہے تاکہ انسان اپنی نجی اور اجتماعی زندگی میں سکون، محبت اور عدل وانصاف سے بھرپور ماحول میں زندگی بسر کرے خاندان میں جتنے بھی افراد ہوتے ہے ان میں ہمدردی اور مدد کے جذبات موجود ہوتے ہے ایک دوسرے کے ضروریات کو پورا کرنے کا یقین ہوتا ہے چونکہ خاندان میں بہت سے مسائل پیش آتے ہے تو خاندان کے افراد کو یہ یقین اور اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ بوقت ضرورت خاندان کے افراد کا تعاون حاصل ہو گا خاندان کا سب سے بڑا فائدہ ہی یہی ہوتا ہے کہ انسان کے ارد گرد ہمدرد لوگوں کا ایک مجموعہ ہوتا ہے اور ان لوگوں کے درمیان وہ خود کو محفوظ تصور کرتا ہیں[15]۔

﴿النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِه، فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِه، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِه، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِه، وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِه وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِه﴾[16]

" آپ ﷺ نے فرمایا: "سن رکھو! تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر شخص سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا، سو جو امیر لوگوں پر مقرر ہے وہ راعی (لوگوں کی بہبود کا ذمہ دار) ہے اس سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا اور مرد اپنے اہل خانہ پر راعی (رعایت پر مامور) ہے، اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہو گا اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی راعی ہے، اس سے ان کے متعلق سوال ہو گا اور غلام اپنے مالک کے مال میں راعی ہے، اس سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا، سن رکھو! تم میں سے ہر شخص راعی ہے اور ہر شخص سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا"۔

خاندانی نظام کسی بھی معاشرے کی بنیاد اور اسکی اخلاقی وسماجی ترقی کا ستون ہوتا ہے ایک مضبوط اور منظم خاندانی نظام فرد کی شخصیت سازی، تربیت، اخلاقی اقدار کی منتقلی اور سماجی ہم آہنگی میں اہم کردار ادا کرتا ہے خاندان وہ پہلا ادارہ ہے جہاں انسان کو محبت، قربانی، ایثار، بردباری اور زمہ داری کا شعور ملتا ہے۔

اسلام کا خاندانی نظام:

اسلام کا خاندانی نظام عدل، رحمت، محبت اور ذمہ داریوں پر مشتمل ایک مضبوط ڈھانچہ ہے جو فرد کو امن وسکون اور معاشرے کو استحکام عطا کرتا ہے۔ اس نظام کی عملی تصویر نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ میں نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ آپ ﷺ نہ صرف ایک نبی، معلم اور سربراہ مملکت تھے بلکہ ایک بہترین شوہر، مشفق والد، مہربان نانا اور عدل وانصاف پر مبنی خاندان کے سربراہ بھی تھے۔

- آپ ﷺ بحیثیت شوہر:

بے شک حضور نبی اکرم ﷺ کی ازدواجی زندگی محبت، انصاف، رحمت، دانائی اور اعلیٰ اخلاق کی روشن مثال ہے۔ آپ ﷺ کی پاکیزہ زندگی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ شوہر کو اپنی بیوی کے ساتھ نرمی، مساوات، مشاورت اور حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے۔ آپ ﷺ نے متعدد نکاح فرمائے، مگر ہر اہلیہ محترمہ کے ساتھ انصاف اور پیار کا ایسا اعلیٰ معیار قائم کیا جو ہمیشہ تمام مردوں کے لیے راہنمائی کا ذریعہ ہے۔

﴿قال عَائشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، قَالَتْ: فَسَابَقْتُه، فَسَبَقْتُهُ عَلَى رِجْلَيَّ! فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ، سَابَقْتُهُ، فَسَبَقَنِي! فَقَالَ: هَذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ.﴾[17] -

"ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوڑ میں مقابلہ کیا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑھ گئی ۔پھر جب میں بھاری ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بڑھ گئے ۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" یہ اس (پہلی دوڑ) کا بدلہ ہے"۔

اس واقعہ میں یہ بیان ہے کہ گھریلو زندگی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز انتہائی ملائمت اور الفت بھرا ہوتا تھا۔ نیز پیدل دوڑ کا مقابلہ بھی کیا کرایا جا سکتا ہے۔

﴿عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: «كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ وَأَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ يُسَرِّبُ إِلَيَّ صَوَاحِبَاتِي يُلَاعِبْنَنِي»﴾ [18]۔

"حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں اس وقت بھی گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آچکی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری سہیلیوں کو میرے پاس بھیج دیتے تھے اور وہ میرے ساتھ کھیلتیں"۔

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت والد:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ ہر رشتے میں کامل نمونہ پیش کرتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بطور والد زندگی شفقت، محبت اور عزت کا بے مثال نمونہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا طویل عمر پانے والی واحد اولاد تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بے پناہ محبت اور احترام کا سلوک فرمایا جو قیامت تک والدین کے لیے ایک روشن مثال ہے۔

﴿رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي﴾[19]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

﴿حُمُ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا وَقَالَ الْحَسَنُ حَدِيثًا وَكَلَامًا وَلَمْ يَذْكُرْ الْحَسَنُ السَّمْتَ وَالْهَدْيَ وَالدَّلَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهَا كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا﴾[20]۔

"ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے کسی کو نہیں پایا کہ وہ اپنی عادات، چال چلن اور بات چیت میں سیدہ فاطمہؓ سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہو۔ حسن بن علی کی روایت میں « حدیثا وکلاما » کے لفظ وارد ہیں۔ « السمت والھدی والدل » کے الفاظ نہیں ہیں۔ جب وہ آپ کے ہاں آتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر ان کی طرف بڑھتے، ان کا ہاتھ پکڑتے، بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھالیتے اور (اسی طرح) جب آپ ان کے ہاں جاتے تو وہ اٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھتیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑتیں بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھا دیتیں"۔

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت سسر:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت سسر نہایت باوقار، مہربان، شفیق اور دانا تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سسر اور داماد کے تعلق کو محبت، خیر خواہی اور اعتماد کی بنیاد پر قائم فرمایا، جس سے یہ رشتہ محض سماجی ہی نہیں بلکہ روحانی اہمیت بھی اختیار کر گیا۔

﴿أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ، فَقَالَ: «اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ»﴾[21]۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب احد پہاڑ پر چڑھے اور آپ کے ساتھ ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے تو پہاڑ کانپنے لگا۔ آپ نے اس پر فرمایا احد ٹھہر جا۔ میرا خیال ہے کہ حضور نے اسے اپنے پاوں سے مارا بھی تھا کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہی تو ہیں"۔

﴿قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى﴾[22]۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے حضرت ہارون علیہ السلام تھے"۔

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت نانا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطور نانا محبت، شفقت اور تربیت کا بہترین نمونہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے ساتھ جو محبت اور شفقت کا انداز اپنایا وہ آج بھی ہر نانا کے لیے قابل تقلید ہے

﴿عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: «اللهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ»﴾ [23]۔

"حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے کندھے پر بٹھا رکھا تھا اور فرما رہے تھے: "اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت فرما"۔

"حَدَّثَنَا إِيَاسٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ، حَتَّى أَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا قُدَّامَهُ وَهَذَا خَلْفَهُ» ﴾[24]۔

"ہمیں ایاس نے اپنے والد سے حدیث سنائی، کہا: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت حسن اور حسین رضوان اللہ عنھم اجمعین کو آپ کے سفید خچر پر بٹھا کر اس کی باگ پکڑ کر چلا، یہاں تک کہ انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں لے گیا۔ یہ (ایک بچہ) آپ کے آگے بیٹھ گیا اور وہ (دوسرا بچہ) آپ کے پیچھے بیٹھ گیا"۔

- آپ ﷺ بحیثیت سربراہ خاندان:

آپ ﷺ ایک مثالی سربراہِ خاندان تھے جنہوں نے اپنی سیرت طیبہ کے ذریعے خاندانی نظام کی بہترین عملی مثال پیش کی۔ آپ ﷺ اپنے گھر کے تمام افراد کے ساتھ شفقت، مساوات اور حسنِ سلوک سے پیش آتے۔ آپ ﷺ نہ صرف ازواجِ مطہرات بلکہ بچوں، بوڑھوں، غلاموں اور دیگر عزیزوں کے ساتھ بھی نرمی اور محبت کا مظاہرہ فرماتے۔۔

﴿عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ ﴾[25]

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اس کو زینت بخش دیتی ہے اور جس چیز سے بھی نرمی نکال دی جاتی ہے اسے بدصورت کر دیتی ہے"۔

عصر حاضر میں خاندانی نظام:

عصر حاضر میں انسان نے سائنسی، تکنیکی اور معاشی میدانوں میں حیران کن ترقی کی ہے۔ زمین سے خلا تک رسائی، طب، تعلیم اور ٹیکنالوجی میں بے مثال کامیابیاں حاصل کی گئی ہیں۔ لیکن اس ظاہری عروج کے باوجود انسان باطنی سکون، روحانی اطمینان اور خاندانی ہم آہنگی سے محروم ہوتا جا رہا ہے۔ مغربی نظام کے زیر اثر جہاں فرد کی آزادی کو بڑھاوا دیا گیا ہے، وہیں خاندانی نظام، رشتوں کی نزاکت اور باہمی تعلقات کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ والدین کی اطاعت، اولاد کی تربیت، میاں بیوی کے درمیان ہم آہنگی اور بزرگوں کے احترام جیسے بنیادی سماجی اصول ماند پڑ گئے ہیں۔ طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح نے خاندانی نظام کے توازن کو بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔۔

عصر حاضر میں خاندانی نظام کو درپیش مسائل کی وجوہات:

عصر حاضر میں خاندانی نظام کو مختلف معاشرتی، معاشی، فکری اور اخلاقی سطح پر کئی مسائل کا سامنا ہے۔

مغربی تہذیب کا اثر:

مولانا مودودی نے اپنے ایک مضمون میں خاندانی نظام کے مسائل کی سب سے بڑی وجہ مغربی تہذیب کو قرار دیا ہے۔ مغربی معاشروں میں ہر فرد کو انفرادی آزادی دی گئی ہے جس کے نتیجے میں خاندانی ڈھانچہ کمزور سے کمزور تر ہوتا چلا گیا۔ خواہشات اور خودمختاری کی دوڑ نے باہمی رشتوں کو ثانوی حیثیت دے دی۔ اس تہذیب کے زیر اثر معاشرے میں خاندان کی بنیادی اکائی یعنی میاں بیوی، والدین اور اولاد بکھرتی جا رہی ہے۔[26]

دینی تعلیمات سے دوری:

اسلام نے خاندانی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے واضح تعلیمات فراہم کی ہیں لیکن بدقسمتی سے ان تعلیمات سے دوری نے خاندانوں کو انتشار کا شکار بنا دیا ہے۔ ازدواجی زندگی میں جھگڑے بڑھ گئے ہیں، والدین کی نافرمانی عام ہو گئی ہے اور بچوں کی تربیت اسلامی اصولوں سے ہٹ چکی ہے۔ نتیجتاً خاندان بکھرنے لگے ہیں اور معاشرہ بے سکونی کا شکار ہو رہا ہے۔

﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ﴾[27]

"اور ہاں جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی، اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے"۔

اولاد کی تربیت میں غفلت:

عصر حاضر میں اولاد کی دینی، اخلاقی اور سماجی تربیت ایک بڑا مسئلہ بن چکی ہے۔ والدین اپنی مصروف زندگی، ملازمت، سوشل میڈیا اور دنیاوی مشاغل میں اس قدر الجھ گئے ہیں کہ بچوں پر توجہ دینا کم ہو گیا ہے۔ بچے محض رسمی تعلیم حاصل کر رہے ہیں جبکہ تربیت کے پہلو کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ موبائل فونز اور انٹرنیٹ نے بچوں کے ذہنی اور اخلاقی نشوونما کو متاثر کیا ہے۔

بزرگوں کی ناقدری:

آج کے دور میں خاندانی نظام کا ایک اہم اور افسوس ناک مسئلہ بزرگوں کی ناقدری ہے۔ انہیں غیر اہم سمجھا جاتا ہے اور فیصلہ سازی میں شامل نہیں کیا جاتا۔ مغربی اثر کے تحت انہیں اولڈ ایج ہومز میں رکھا جانے لگا ہے۔

﴿عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنْ الْمُنْكَرِ﴾[28]۔

"عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر مہربانی نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے ، معروف (بھلی باتوں) کا حکم نہ دے اور منکر (بری باتوں) سے منع نہ کرے'"۔

نکاح میں تاخیر اور غیر ضروری مطالبات:

خاندانی نظام کے زوال کی ایک بڑی وجہ نکاح میں تاخیر اور شادی کے غیر ضروری رسوم ورواج ہیں۔ نکاح کو آسان بنانے کے بجائے اتنا مہنگا اور پیچیدہ کر دیا گیا ہے کہ کئی نوجوان بروقت شادی نہیں کر پاتے۔ اسلام نے نکاح کو سادہ اور آسان رکھنے کی تعلیم دی ہے مگر معاشرہ اس کے برعکس چل رہا ہے جس کے نتیجے میں خاندانی نظام کمزور ہو رہا ہے۔

سوشل میڈیا کا غلط استعمال:

عصر حاضر میں سوشل میڈیا نے خاندانی نظام پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ جہاں یہ معلومات کے حصول کا ذریعہ ہے وہیں اس کا منفی استعمال خاندانی اقدار کے لیے سنگین خطرہ بن چکا ہے۔ ڈراموں، فلموں اور اشتہارات کے ذریعے ایسے طرزِ زندگی کو فروغ دیا جا رہا ہے جو اسلامی تعلیمات سے متصادم ہے۔

طلاق کا بڑھتا ہوا رجحان:

آج کے دور میں طلاق کا رجحان خطرناک حد تک بڑھ چکا ہے۔ معمولی اختلافات پر ازدواجی رشتے ختم کیے جا رہے ہیں۔ مسائل کو حل کرنے کے بجائے فوری علیحدگی کا فیصلہ کیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں نہ صرف دو افراد بلکہ پورا خاندان متاثر ہوتا ہے۔

معاشی دباؤ اور مہنگائی:

بڑھتی ہوئی مہنگائی، بیروزگاری اور محدود آمدنی نے گھریلو زندگی کو متاثر کیا ہے۔ خواتین مجبوری کے تحت ملازمت اختیار کرتی ہیں لیکن اکثر اوقات کام اور گھر کے درمیان توازن قائم نہ رہنے کی وجہ سے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ بچوں کی تربیت متاثر ہوتی ہے اور میاں بیوی کے درمیان فاصلے بڑھتے ہیں جس سے خاندانی ہم آہنگی کمزور ہو جاتی ہے۔

﴿وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا إِن يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا ﴾[29]

"اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان آپس کی ان بن کا خوف ہو تو ایک منصف مرد والوں میں اور ایک عورت کے گھر والوں میں سے مقرر کرو اگر یہ دونوں صلح کرنا چاہیں گے تو اللہ دونوں میں ملاپ کرا دے گا یقیناً پورے علم والا اور پوری خبر والا ہے"۔

عصر حاضر میں خاندانی نظام کے مسائل کا حل:

"فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ "[30]

"تو کیا تم سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ اگر تمہیں اختیار ملے تو زمین میں فساد کرو گے اور رشتہ داروں سے تعلق توڑ لو گے"۔

عصر حاضر کے خاندانی مسائل کا پائیدار اور مؤثر حل صرف اسلام کے عطا کردہ خاندانی نظام میں پوشیدہ ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ اور قرآن کی تعلیمات ہمیں ایسا مکمل ضابطۂ حیات فراہم کرتی ہیں جو ہر دور کے مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔

- اگر زندگی اسلامی اصولوں کے مطابق گزاری جائے اور قرآن و سنت کی روشنی میں خاندانی زندگی کا شعور اجاگر کیا جائے تو موجودہ مسائل پر قابو پایا جا سکتا ہے۔
- فضول رسومات مثلاً جہیز کا خاتمہ کر کے نکاح کو سادہ اور آسان بنایا جائے جیسا کہ قرآن و سنت میں ہدایت دی گئی ہے۔
- خاندان میں بزرگوں کو عزت دی جائے، ان کے تجربات سے سیکھا جائے اور فیصلوں میں ان کی رائے شامل کی جائے۔
- سوشل میڈیا کا استعمال مثبت انداز میں کیا جائے، فحاشی سے اجتناب کیا جائے اور اسلامی اقدار کو فروغ دیا جائے۔

خلاصہ:

خاندان انسانی معاشرے کی بنیادی اکائی ہے جو فرد کی تربیت، اخلاقی نشوونما اور معاشرتی استحکام کا ذریعہ بنتی ہے۔ اسلام نے خاندان کو بہت اہمیت دی ہے اور اس کا نظام عدل، محبت، حقوق و فرائض اور باہمی احترام پر قائم کیا۔ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ خاندانی زندگی کے ہر پہلو میں ہمارے لیے کامل نمونہ ہے۔

آج کے دور میں خاندانی نظام کو مغربی تہذیب، مادہ پرستی اور انفرادیت پسندی جیسے خطرات نے متاثر کیا ہے، جس کے نتیجے میں طلاق، بچوں کی تربیت میں بگاڑ اور والدین سے لاتعلقی جیسے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ ان مسائل کا حل صرف اسلام کی روشن تعلیمات، سیرتِ نبوی ﷺ کی پیروی اور خاندانی اقدار کو اپنانے میں ہے۔ مضبوط خاندانی نظام ہی ایک پر امن، مہذب اور ترقی یافتہ معاشرے کی ضمانت ہے۔

تجاویزات:

عصرِ حاضر میں خاندانی نظام کی اصلاح کے لیے درج ذیل تجاویز پیش کی جاتی ہیں:

1) قرآن و سنت کی روشنی میں خاندانی حقوق و فرائض کی تعلیم عام کی جائے تاکہ ہر فرد اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور ان پر عمل کرے۔
2) نبی کریم ﷺ کی خاندانی زندگی کو بطور نمونہ اپنایا جائے، خاص طور پر آپ ﷺ کا ازواج، اولاد اور دیگر عزیز و اقارب کے ساتھ حسنِ سلوک۔
3) میڈیا کا استعمال مثبت انداز میں کیا جائے، ایسے پروگرامز تیار کیے جائیں جو خاندانی نظام کی اہمیت اجاگر کریں۔
4) سکولوں اور کالجوں کے نصاب میں خاندانی نظام کی اہمیت اور اسلامی اقدار کو شامل کیا جائے تاکہ نوجوان ابتدائی عمر سے اس شعور کو اپنائیں۔
5) خاندان کے افراد کے درمیان باہمی مشورہ، برداشت اور مسائل کے حل کے لیے سنجیدہ رویہ اپنانے کا رجحان پیدا کیا جائے۔

حوالہ جات

---

[1] مولوی، فیروز الدین، فیروز اللغات، لاہور، ص617۔

[2] علوی، ڈاکٹر خالد، اسلام کا معاشرتی نظام، لاہور، الفیصل ناشران، 2009، ص151۔

[3] Nimkoff .M.F.Marriage and the family.Houghton Mifflin,1965, p6.

[4] شغیب علیگ، اسامہ، مشترکہ خاندانی نظام اور اسلامی نقطہ نظر، ذکری انٹرنیشنل پبلیشرز دہلی، 2015، ص8۔

[5] Aristotle. Politics.Traslated by Benjamin Jowett, dover publication, 2000,p4

[6] ازہر، حافظ حسین، اسلامی اجتماعیت میں خاندان کا کردار کلیہ معارف اسلامیہ، جامعہ کراچی، 2009، ص3۔

[7] القرآن الکریم، سورۃ النساء، آیت 1۔

[8] مولانا، سید جلال الدین عمری، اسلام کا عائلی نظام، مکتبہ اسلامی پبلشرز دہلی، ط دوم، 2006، ص16۔

[9] حافظ حسین ازہر، اسلامی اجتماعیت میں خاندان کا کردار، سال اشاعت 2009، ص25۔

[10] القرآن الکریم، سورۃ الروم، آیت 21۔

[11] القرآن الکریم، سورۃ البقرۃ، آیت 187۔

[12] مصری، سید سابق، خاندانی نظام، مترجم حافظ محمد اسلم شاہدروی، حدیبیہ پبلشرز، ص30و31۔

[13] امام ترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، کتاب ابواب المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب فی فضل ازواج النبی ﷺ، دار لکتب العلمیہ، 2006، رقم الحدیث 3895۔

[14] امام بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الادب، باب کیف یکون الرجل فی اھلہ، دار طوق النجاۃ بیروت، 2001ء، رقم الحدیث 6039۔

[15] سید جلال الدین عمری، اسلام کا عائلی نظام، ص17و18۔

[16] امام مسلم، ابوالحسن، مسلم بن حجاج بن مسلم قشری، صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامام العادل، دار السلام، سعودی عرب، 2007ء، رقم الحدیث 4724۔

[17] امام ابو داؤد، سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب الاجہاد، باب فی السبق علی الرجل، دار الرسالہ العالمیہ، بیروت، 2009ء، رقم الحدیث 2578۔

[18] امام ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب حسن معاشرۃ النساء بیروت لبنان، 2009ء، رقم الحدیث 1982۔

[19] صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب مناقب فاطمہؓ، رقم الحدیث 3767۔

[20] سنن ابی داؤد، کتاب السلام، باب فی افشاء السلام، رقم الحدیث 5217۔

[21] صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب مناقب عثمان بن عفان، رقم الحدیث 3697۔

[22] صحیح بخاری، باب مناقب علی، رقم الحدیث 3706۔

[23] صحیح مسلم، باب مناقب حسن وحسین، رقم الحدیث 6259۔

[24] صحیح مسلم، باب مناقب حسن وحسین، رقم الحدیث 6260۔

[25] صحیح مسلم، باب فصل الرفق، رقم الحدیث 6601۔

[26] مودودی، سید ابو الاعلیٰ، خاندانی نظام اور جدید چیلنجز، ویب سائٹ مودودی سے پوچھیں، مطالعہ 2 جولائی 2025۔

[27] القرآن الکریم، سورۃ طہ، ایت 124۔

[28] جامع ترمذی، باب فی رحمۃ الصبیان، رقم الحدیث 1921۔

[29] القرآن الکریم، سورۃ النساء، آیت 35۔

[30] القرآن الکریم، سورۃ محمد، آیت 22